Regd No L 5254 | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

89

روزنامہ الفضل لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور

بروز بدھ ۷ شعبان ۱۳۷۳ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۸/۴۳ | ۲۱ شہادت ۱۳۳۳ھش ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۹ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ کل حضور کو ضعف کی شکایت زیادہ رہی۔ اور حرارت بھی ۹۹ درجہ تک اکثر وقت رہی۔ زخم کے مقام پر اور کان کے سامنے کی طرف درد کی شکایت بھی رہی۔ پیشاب میں شوگر کی علامات کلی نہیں پائی گئیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی ۲۰ر اپریل۔ آج صبح تھوڑی دیر کے لئے دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے ہوا۔ لیکن وزیر قانون مسٹر اے۔ کے بروہی کی تحریک پر اسے بروز جمعرات تیسرے پہر تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ مسٹر بروہی نے کہا۔ کہ مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی آج کل بعض ضروری امور پر غور کر رہی ہے۔ اسی لئے مناسب معلوم [illegible]

سعودی عرب کے حکمران جلالۃ الملک شاہ سعود لاہور پہنچ گئے

لاہور میں شاہ کا پُرجوش خیر مقدم۔ آپ یہاں چھتیس ۳۶ گھنٹے قیام کریں گے

لاہور ۲۰ر اپریل۔ آج شام کے پانچ بجے سعودی عرب کے شاہ سعود لاہور پہنچ گئے۔ یہاں ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ وہ لاہور میں چھتیس گھنٹے قیام کریں گے۔ سندھ کے گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ جو اس دورے میں شاہ کے ساتھ تھے سب سے پہلے ہوائی جہاز سے اترے۔ انہوں نے شاہ سے گورنر پنجاب میاں امین الدین اور سردار عبد الحمید دستی کا تعارف کرایا۔ شاہ کے ہوائی جہاز سے اترتے ہی انہیں اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ بعد میں شاہ نے گورنر پنجاب کے ساتھ ہوائی فوج کے ایک دستہ کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد سرکاری افسروں اور شہر کے معززین کا شاہ سے تعارف کرایا گیا۔ بعد ازاں شاہ ایک جلوس کی صورت میں گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہو گئے۔ سڑک کے دونوں طرف ہزاروں اشخاص کئی گھنٹے شاہ کا انتظار کر رہے تھے۔ جب انہوں نے شاہ کی سواری دیکھی۔ تو خوشی سے نعرے لگائے۔ آج رات گورنر پنجاب شاہ کے اعزاز میں ضیافت دے رہے ہیں۔ اس کے بعد ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی جائے گی۔ جس میں سات سو آدمی شریک ہوں گے۔ ان دونوں تقریبوں میں گورنر جنرل بھی شرکت کریں گے۔

امریکہ نے ۱۹۵۳ء میں بیرونی ملکوں کو بہت زیادہ اقتصادی امداد دی

واشنگٹن ۲۰ر اپریل۔ واشنگٹن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۵۲ء کے مقابلہ میں بیرونی ملکوں کی اقتصادی امداد میں بہت زیادہ زیادتی کی گئی۔ ۱۹۵۲ء میں ہندوستان کو صرف چالیس لاکھ ڈالر کی امداد دی گئی تھی۔ لیکن ۱۹۵۳ء میں تین کروڑ ستر لاکھ ڈالر کی امداد دی گئی۔

مصر میں ۱۹۵۶ء میں عام انتخابات ہونگے

قاہرہ ۲۰ر اپریل۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ تین سالہ عبوری دور ختم ہونے پر ۱۹۵۶ء میں ملک میں عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ رات قاہرہ ریڈیو سے ایک اعلان نشر ہوا۔ کہ حال ہی میں بعض اخبار نویسوں کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے۔ وہ اس لئے کی گئی ہے۔ کہ پارلیمانی زندگی بحال ہونے تک ملک کو بد دیانت عناصر سے پاک کر دیا جائے۔

شاہ فواد یونیورسٹی بدھ کو کھول دی جائیگی

قاہرہ ۲۰ر اپریل۔ رات قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ شاہ فواد یونیورسٹی جو نازک صورت حال پیدا ہونے پر دو ہفتے ہوئے بند کر دی گئی تھی۔ بدھ کے روز دوبارہ کھول دی جائے گی۔

ایٹمی طاقت پر کنٹرول کرنیوالی سب کمیٹی کے متعلق روسی تجویز مسترد کر دی گئی

نیویارک ۲۰ر اپریل۔ اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحہ کمیشن نے روس کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ کہ ایٹمی طاقت پر کنٹرول کرنے کے لئے جو سب کمیٹی قائم کی جائے۔ اس میں ہندوستان کمیونسٹ چین اور چیکوسلواکیہ کو بھی شامل کیا جائے۔ کل تخفیف اسلحہ کمیشن کا ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس میں مغربی طاقتوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ ایٹمی طاقت پر کنٹرول کرنے کے لئے جو سب کمیٹی قائم کی جائے۔ اس میں روس۔ برطانیہ۔ امریکہ کینیڈا اور فرانس کو شامل کیا جائے۔ روس نے اسی تجویز پر رضامندی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اور اپنی طرف سے مندرجہ بالا تجویز پیش کی تھی۔

چاٹگام سے نمک کی نقل و حرکت پر پابندیاں ہٹا دی گئیں

کراچی ۲۰ر اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے چاٹگام سے نمک کی نقل و حرکت کی پابندیاں ہٹا لی ہیں۔ اور اس کی اطلاع مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق کو دے دی ہے۔ پچھلے دنوں مسٹر فضل الحق نے مسٹر محمد علی سے درخواست کی تھی۔ کہ جب تک سارے معاملہ پر اچھی طرح غور نہیں کر لیا جاتا۔ اس وقت تک چاٹگام سے نمک کی نقل و حرکت پر سے پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ مسٹر محمد علی نے یہ درخواست منظور کر کے نمک کی نقل و حرکت پر سے پابندیاں ختم کر دیں۔

کینیا میں پچھلے ہفتے ایک سو چھیاسٹھ ماؤ ماؤ ہلاک کر دیئے گئے

نیروبی ۲۰ر اپریل۔ کینیا میں برطانوی حکام اور ماؤ ماؤ کے درمیان ہتھیار ڈالنے کی بات چیت کے ناکام ہونے کے بعد برطانوی پولیس نے ماؤ ماؤ کے خلاف جو کارروائی کی ہے۔ اس میں اس نے ایک سو چھیاسٹھ ماؤ ماؤ ہلاک کر دیئے۔ اور چودہ کو گرفتار کر لیا۔ نیز اسی عرصہ میں دو سو اکتیس آدمیوں کو دہشت پسندی کے الزام میں حراست میں لے لیا۔ ماؤ ماؤ نے اسی عرصہ میں حفاظتی دستہ کے پانچ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالا۔

روسی سفارت خانہ کے تھرڈ سکرٹری کی بیوی نے بھی آسٹریلیا میں سیاسی پناہ حاصل کر لی

سڈنی ۲۰ر اپریل۔ کینبرا کے روسی سفارت خانہ کے تھرڈ سکرٹری مسٹر پیتروف کی بیوی نے بھی آسٹریلیا میں سیاسی پناہ گزین کی حیثیت سے پناہ لے لی ہے۔ مسز پیتروف آج بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو روانہ ہونے والی تھیں۔ لیکن روانگی سے تھوڑی دیر پہلے انہوں نے سیاسی پناہ گزین کی حیثیت سے آسٹریلیا میں مقیم ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

سلامتی کونسل کا اجلاس جمعرات تک ملتوی کر دیا گیا

نیویارک ۲۰ر اپریل۔ رات فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا جو اجلاس ہونے والا تھا۔ وہ جمعرات تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ التوا کی وجہ لبنان کے نمائندے ڈاکٹر چارلس ملک کی علالت ہے۔

ہندوستان کی حکومت اسلحہ سازی کے مزید کارخانے کھول رہی ہے

نئی دہلی ۲۰ر اپریل۔ ہندوستان کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ تین چار سال میں ہندوستان کے اسلحہ ساز کارخانوں کی تعداد میں کافی زیادتی ہو جائیگی۔ تقسیم کے وقت ہندوستان میں اسلحہ سازی کے سات کارخانے تھے۔ تقسیم کے بعد اس وقت تک تیرہ اور کارخانے کھولے گئے۔ اس وقت ہندوستان میں اسلحہ ساز کارخانوں کی تعداد بیس ہے۔ ہندوستان چاہتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اسلحہ کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے۔ اسی لئے اس مقصد کے لئے وہ اور کارخانے کھول رہا ہے۔

لنڈن ۲۰ر اپریل۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ کیسی نے کہا ہے۔ کہ ہند چینی میں عارضی صلح کرنا سارے جنوب مشرقی ایشیا کو کمیونسٹوں کے حوالے کرنے کے مترادف ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس سے طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نماز بغیر وضو کے اور کوئی صدقہ خیانت کے مال سے قبول نہیں ہوتا

عن ابن عمر قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلوٰۃ بغیر طھور لا صدقۃ من غلول (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی صدقہ خیانت کے مال سے قبول ہوتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

ابتلاء ضروری ہے

"ابتلا ضروری ہے جیسے یہ آیت اشارہ کرتی ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون (پ ۲۰) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ مفسروں کی غلطی ہے کہ فرشتوں کا اترنا نزع میں ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے جو اللہ سے دور رکھتی ہے اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں۔ ان میں سلسلہ الہام کے لئے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (پ ۱۱) یعنے جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں جس کا خدا متکفل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا۔ اگر خدا ولی ہو جائے۔ پھر فرمایا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (پ ۲۴) یعنے تم اس جنت کے لئے خوش ہو۔ جس کا تم کو وعدہ ہے۔" (ملفوظات)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام کل پاکستان

انعامی تحریری مقابلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جلسہ سالانہ کے ارشاد کے پیش نظر کہ جماعت کے احباب اپنے اندر علمی تحقیق کی عادت ڈالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ایک کل پاکستان انعامی تحریری مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موضوع "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا یہ حصہ ہوگا۔

"(وہ) زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا

(۱) یہ مقابلہ صرف خدام تک ہی محدود ہوگا (۲) مضمون زیادہ سے زیادہ ۲۵ صفحات فل سکیپ پر مشتمل ہو اور صاف اور خوشخط لکھا ہو (۳) تمام مضامین ۱۵ جولائی ۱۹۵۴ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر پہنچ جائیں (۴) جج حضرات کا فیصلہ آخری ہوگا۔

نتیجہ کا اعلان ۱۵ اگست تک الفضل لاہور المصلح کراچی۔ خالد ربوہ اور فرقان احمدنگر میں اشاعت کے لئے بھیجدیا جائے گا۔ انعامات اول دوم سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔ معیاری مضامین کو سلسلہ کے اخبارات میں شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

خاکسار:۔ محمد اشرف ناصر ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے نئے سال کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔"

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے .... جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔"

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے وہ اس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔"

(۴) ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرے۔ اور اس سے جو آمد ہو۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے دے۔"

"یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے۔ ...... سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں۔ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔" (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب جو پنجاب انجینئرنگ کانگرس پارٹی کے ساتھ جین درگئی اور دارسک کی بجلی سکیموں کا معائنہ کرنے گئے تھے ایک جگہ پر پاؤں پھسلنے سے گر پڑے۔ اور دائیں بازو کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت کے لئے دعا کریں نیز میاں عبد الرحمٰن صاحب راحت کی بیگم صاحبہ بعارضہ ٹی بی سخت علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ غلام محمد ناصر (۲) بندہ کے بچے عزیز کلیم اللہ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے نیز خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ اور بچوں کی دینی و دنیاوی روحانی و جسمانی کمزوریوں بیماریوں مشکلات کے دور ہونے اور نمایاں کامیابیوں کے حاصل ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔ فقیر اللہ آنریری انسپکٹر بیت المال لاہور (۳) عاجز کا چھوٹا بھائی منیر الدین گوجرانوالہ میں بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحیم ٹیلر آر۔پی۔اے ایف پبلک سکول سرگودھا (۴) بندہ قریباً دو ہفتہ سے دائیں آنکھ میں شدید درد سے سخت بیمار ہے۔ گزشتہ سال بندہ نے دائیں آنکھ کا اپریشن کرایا تھا۔ مگر وہ ناکام رہا۔ اب ایک تو آنکھ روشنی سے محروم ہو گئی ہے دوسری آنکھ میں شدید درد شروع ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں شیخ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈھڈیانوالہ ضلع سرگودہا (۵) میں امسال بی۔ ایس۔ سی ایگریکلچر (حصہ اول) کا امتحان دے رہا ہوں۔ امتحان ۲۴ اپریل سے شروع ہوگا۔ (انشاء اللہ) تمام احباب کرام سے درخواست ہے کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اعجاز احمد قمر بی۔ ایس۔ سی لائل پور (۶) میری چچی صدیقہ بیگم قریباً چھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے اور بالکل بول نہیں سکتی۔ اور نہ ہی چل پھر سکتی ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے والد بابو محمد شریف صاحب دفتر ٹیلیفون گوجرہ نے آنکھوں کا اپریشن کروایا ہوا ہے ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آمنہ اختر دختر مولوی محمد شریف صاحب ٹیلیفون دفتر گوجرہ (۷) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس سے قبل ۱۹۵۲ء میں خاکسار نے مڈل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اچھی پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس لئے اس امتحان میں شاندار کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار فوج میں کمیشن افسری کا امتحان بھی دے رہا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ بخش چک ۲۷۶ گ ب سنتو کھ گڑھ ضلع لائل پور (۸) امسال میرے دو لڑکے ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کے یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحمٰن از پنڈی چری

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۴ء

ظلم وستم کی انتہا

سیدنا حضرت ختمی مآب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی کمزور اور چھوٹی سی جماعت پر مکہ کی زندگی میں جو ظلم وستم ہوئے اس کی نظیر بھی تاریخ عالم میں تو کیا خود پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں میں بھی شاید نہیں مل سکتی۔ جس طرح آپ کا پیغام آخری اور مکمل تھا جس طرح آپ کی نبوت خاتم النبیین ہے اسی طرح آپ کا واسطہ بھی ایسے لوگوں سے پڑا تھا۔ جو شقاوت اور ظلم وستم میں انتہا تک پہونچے ہوئے تھے۔ جنہوں نے ظلم وستم کا کوئی طریق نہ تھا جس کو آپ کے خلاف اور آپ کی کمزور جماعت کے خلاف استعمال نہ کیا۔ حالانکہ آپ مکہ کے معزز ترین خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور قریش کی جس شاخ سے آپ کا ظہور ہوا۔ وہ خود قریش میں بھی معزز ترین تھی۔ اور اگرچہ شروع شروع میں قریش کے اعلےٰ خاندانوں کے لوگ آپ کی جماعت میں بکثرت شامل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ زیادہ تر وہی لوگ شامل ہوئے تھے۔ جو یا تو غلام تھے۔ اور یا کوئی اثر نہیں رکھتے تھے۔ سوائے ایک آدھ کے مگر وہ ایک آدھ بھی ایسے تھے۔ جن کو آپ کی طرح اور آپ کی کمزور جماعت کی طرح سخت اذیتیں دی گئیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ جیسے انسانوں کو بھی اذیت دینے سے وہ لوگ باز نہ رہ سکے۔

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے۔ عبادت کرتے وقت آپ کی پیٹھ پر اونٹ کا معدہ مع آلائش ڈال دیا گیا۔ ایک دفعہ آپ بازار سے گزر رہے تھے تو مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کے گرد ہو گئی۔ اور (نعوذ باللہ) آپ کی گردن پر تھپیڑ مارکہتی جاتی کہ لوگو یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ آپ کے گھر میں اردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے۔ گندی چیزیں پھینکی جاتیں۔ جب آپ نماز پڑھتے تو آپ پر خاک ڈالی جاتی۔ ایک دن خانہ کعبہ کے قریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر بیٹھے تھے کہ ابوجہل آپ کا سب سے بڑا دشمن اور مکہ کا سردار وہاں سے گزرا۔ اور اس نے آپ کو بے نقط گالیاں دینی شروع کیں۔ آپ اس کی گالیاں سنتے رہے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموشی سے اٹھ کر اپنے گھر چلے گئے۔

یہ تکالیف آپ کو کیوں دی جاتیں؟

محض اس لئے کہ آپ کہتے کہ بتوں کو مت پوجو بلکہ ایک خدا تعالےٰ کو پوجو۔ صرف یہ بات تھی جو اہل مکہ کو بری لگتی تھی۔ اور وہ آپ کو آپ کے صحابہ کرامؓ کو سخت اذیتیں دیتے۔ بتوں کو پوجنا ان کی فطرت ثانی بن چکا تھا۔ اسکے لئے وہ ہر قیمت دینے کو تیار رہتے چنانچہ انہوں نے جب دیکھا کہ آنحضرتؐ مصائب برداشت کرتے ہیں مگر اپنی تعلیم سے دست بردار نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ اس کو لالچ دینا چاہیئے۔ چنانچہ مکہ کے سردار ایک روز آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب کے پاس آئے۔ اور کہا کہ ہم اس کو اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اسے اپنا مال ودولت دینے کو تیار ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہم مکہ کی کسی لڑکی سے جس کو وہ پسند کرے اس کی شادی کرنے کو تیار ہیں۔ وہ صرف ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دے۔ اگر وہ مان لے تو ہمارا اور اس کا کوئی جھگڑا نہیں۔ ورنہ یا تو پھر آپ کو اپنے بھتیجے کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور یا ہم آپ کی سرداری سے انکار کر دیں گے

ابوطالب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انتہائی محبت تھی۔ مگر جب آپ نے سرداران مکہ کی یہ شرائط آنکھ میں آنسو بھر کر آپ کے سامنے پیش کیں۔ اور آپ کو ان پر رضامند کرنے کی کوشش کی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ مگر آپ نے فرمایا:۔

"اے میرے چچا آپ بے شک مجھے چھوڑ دیں۔ مگر مجھے وحدہ لاشریک کی قسم ہے کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالےٰ کی توحید کا وعظ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اپنے کام میں آخری دم تک لگا رہوں گا۔"

اس کے بعد مکہ والوں نے اور بھی ظلم وستم کی رسی دراز کر دی۔ اور جب وہ انتہا کو پہونچ گیا۔ تو آپ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا کہ تم لوگ سمندر پار ملک حبشہ میں ہجرت کر کے چلے جاؤ۔ کچھ مسلمان مرد عورتیں اور بچے آپ کے اس ارشاد پر حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے۔

مکہ سے نکلنا ایک دردناک واقعہ تھا۔ یہ ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ وہی شخص یہ بات کر سکتا تھا۔ جس کے لئے دنیا میں اور کوئی ٹھکانہ باقی نہ رہے۔ چنانچہ وہ چوری چھپے وہاں سے روانہ ہوئے۔ کیونکہ اگر قریش کو علم ہو جاتا تو وہ انہیں نکلنے بھی نہ دیتے ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

اسی دوران میں حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا معجزہ ظہور میں آیا۔ مگر وہی عمرؓ جو پہلے مارنے میں طاق تھے۔ جب مسلمان ہوئے تو اب مار کھانے اور پیٹے جانے میں لذت حاصل کرنے لگے چنانچہ خود حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ ایمان لانے کے بعد میں مکہ کی گلیوں میں ماریں ہی کھاتا رہتا تھا۔

"غرض ظلم اب حد سے باہر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ کچھ لوگ مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اور جو باقی تھے وہ پہلے سے بھی زیادہ ظلموں کا شکار ہونے لگ گئے تھے۔ مگر ظالموں کے دل ابھی ٹھنڈے نہ ہوئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے گزشتہ ظلموں سے مسلمانوں کے دل نہیں ڈرے۔ ان کے ایمانوں میں تزلزل واقعہ نہیں ہوا بلکہ وہ خدائے واحد کی پرستش میں اور بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور بتوں سے ان کی نفرت ترقی ہی کرتی چلی جاتی ہے۔ تو انہوں نے پھر ایک مجلس شوریٰ قائم کی۔ اور یہ فیصلہ کر دیا کہ مسلمانوں کے ساتھ کلی طور پر مقاطعہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص سودا ان کے پاس فروخت نہ کرے۔ کوئی شخص ان کے ساتھ لین دین نہ کرے۔ اس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند متبعین اور ان کے بیوی بچوں سمیت اور اپنے چند ایسے رشتہ داروں کے ساتھ جو باوجود اسلام نہ لانے کے آپ کا ساتھ چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ ایک الگ مقام میں جو ابوطالب کی ملکیت تھا پناہ لینے پر مجبور ہوئے جن لوگوں کے پاس روپیہ تھا نہ سامان نہ ذخار تھے۔ جن کا مدد سے وہ جیتے۔ وہ اس تنگی کے زمانہ میں جن حالات میں سے گزرے ہوں گے۔ ان کا اندازہ لگانا دوسرے انسان کے لئے ممکن نہیں قریباً تین سال تک یہ حالات اسی طرح قائم رہے۔ اور مکہ کے مقاطعہ کے فیصلہ میں کوئی کمزوری پیدا نہ ہوئی۔"

آخر چند شریف الطبع لوگوں نے اس ظلم کو سخت محسوس کیا۔ انہوں نے سرداران مکہ کے اس فیصلہ کو ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا۔ اور آخر وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ مگر ام المومنین حضرت خدیجہؓ اور آپ کے محسن چچا ابوطالب کی وفات کے بعد آپ پر ظلم وستم کے نئے باب کھل گئے۔ آپ نے مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف کا رخ کیا مگر طائف والوں نے آپ سے مکہ والوں سے بھی بڑھ کر سلوک کیا۔ جب آپ وہاں سے واپس ہوئے تو غنڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا گیا۔ جو آپ پر پتھر پھینکتے تھے۔ آپ مطعم بن عدی کی پناہ میں پھر مکہ میں داخل ہوئے مگر اہالی مکہ نے "پھر ایذا دہی اور استہزا کے دروازے کھول دیئے۔ پھر خدا تعالےٰ کے نبی کے لئے اس کا وطن دوبھر ہو گیا۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم دلیری سے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی تعلیم پہنچاتے رہے۔ مکہ کے گلی کوچوں میں "خدا ایک ہے خدا ایک ہے" کی آوازیں بلند ہوتی رہیں۔ محبت سے پیار سے خیر خواہی سے آپ مکہ والوں کو بت پرستی کے خلاف وعظ کرتے رہے۔ لوگ بھاگتے تھے تو آپ ان کے پیچھے بھاگتے تھے لوگ منہ پھیرتے تھے۔ تو آپ پھر بھی باتیں سناتے چلے جاتے تھے۔"

یہ تھوڑا سا حال ان مظالم کا ہے جو اس ذات پر توڑے گئے جو سرور کائنات تھی فخر دو عالم تھی اللہ تعالےٰ کا حبیب تھی لولاک لما خلقت الافلاک جس کے حق میں کہا گیا جو خاتم النبیین ہے یہ مختصر بیان ہے ان سختیوں کا جو آنحضرتؐ کے اولین صحابہ کرامؓ پر کی گئیں۔ جو انہوں نے صبر وشکر سے برداشت کیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے پیغام کی تبلیغ کا جو فرض تھا اس کو پہنچانے سے کسی حالت میں بھی باز نہ آئے۔ ماریں کھائیں بے عزتیاں برداشت کیں۔ وطن چھوڑا۔ بھائی بند چھوڑے مگر وہ اپنا کام کرتے چلے گئے۔

اس کا نتیجہ کیا ہوا کیا یہ قربانیاں رائیگاں گئیں؟ ان کو اپنی موتیں سامنے نظر آتی تھیں۔ مگر وہ ڈگمگائے نہیں۔ ان کو ناقابل برداشت دکھ پہنچائے گئے مگر وہ کانپے نہیں وہ ماریں کھاتے مال وجان قربان کرتے آگے آگے قدم بڑھاتے چلے گئے۔ ان کے سامنے کوئی دنیاوی جاہ وحشمت نہیں تھی۔ کوئی حکومتی اقتدار نہیں تھا۔ ان کو یقین تھا کہ ان کا اجر عنداللہ ہے اور کچھ بھی نہیں۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ایسی ہی دشوار منزلیں آتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے حقیقی طور پر

دین کو دنیا پر مقدم کر لیا تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی (۳)

== مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ==

کچھ عرصہ کے بعد مہاراجہ صاحب موصوف نے وہاں شادی بھی کر لی جو ایک جرمن لڑکی بمبا سے ہوئی۔ یہ لڑکی ان دنوں قاہرہ کے مشن سکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ یہ شادی ۷ جون ۱۸۶۴ء کو ہوئی تھی۔ آپ کی یہ بیوی آپ کی ایک اچھی رفیقہ حیات ثابت ہوئی۔ اس کے بطن سے آپ کے ہاں تین لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ اس بیوی نے ہر ایک دکھ سکھ میں آپ کا پورا پورا ساتھ دیا۔ ۱۸۹۰ء میں انگلینڈ میں اس کی وفات ہو گئی اور وہیں دفن کی گئی۔ پھر آپ نے دوسری شادی فرانس میں ایک انگریز لیڈی اے ڈی ویدرل سے کی۔ آپ کی یہ بیوی کوئی اچھی ثابت نہ ہوئی۔ آپ کی یہ دوسری بیوی آپ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہی ان دونوں شادیوں سے قبل جبکہ آپ ابھی فتح گڑھ (یوپی) میں ہی مقیم تھے ڈاکٹر لاجن نے راجہ شیر سنگھ کی بہن سے اور پھر نیپال ہو چلنے پر راجہ دیر راجندر کی لڑکی گر ا سے شادی کرنے کی تحریک کی تھی لیکن آپ نے انکار کر دیا تھا۔ اس کے برعکس کرما سکھ ودوان کا یہ بیان ہے:۔

جب مہاراجہ بلوغت کو پہونچے تو ان کی شادی کا تذکرہ ہوا۔ لیکن شائد پنجاب یا ہندوستان میں ان کی شادی ان کے انگریز سرپرستوں کو پسند نہ آئی۔ اس لئے بات سرے نہ چڑھ سکی"

(شیر پنجاب دہلی ۲۹ جون ۱۹۵۲ء)

سکھ تاریخ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ سردار چتر سنگھ اٹاری والے کی لڑکی سے بھی آپ کی منگنی ہوئی تھی۔ لیکن شادی نہ ہو سکی۔

انگلینڈ میں قیام رکھنے کے بعد دوبار مہاراجہ دلیپ سنگھ ہندوستان میں آئے ایک مرتبہ آپ ۱۸۶۱ء میں آئے اور کلکتہ میں ٹھہرے۔ آپ نے اپنی والدہ سے ملاقات کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کی جو منظور کر لی گئی۔

سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ کے نزدیک جب مہاراجہ صاحب موصوف ہندوستان آئے تو ان کی آمد کی اطلاع ملنے پر ان کی والدہ جنداں نے آپ سے ملاقات کرنے کی حکومت سے درخواست کی۔ وہ ان دنوں ہندوستان سے بھاگ کر نیپال میں زندگی کے دن گزار رہی تھی۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۳)

آخر ان ماں بیٹوں کی ملاقات کلکتہ میں ہوئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد جب مہاراجہ دلیپ سنگھ انگلینڈ کو واپس ہوئے۔ تو اپنی والدہ جنداں کو بھی اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ لیکن وہاں پہنچنے پر انگریزوں نے ان دونوں کو ایک جگہ رہنے کی اجازت نہ دی۔ کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ رانی جنداں مہاراجہ دلیپ سنگھ کو انگریزوں کے خلاف نفرت دلاتی رہیگی رانی جنداں نے لنڈن سے ۱۰ میل دور ایبنگٹن ہاؤس میں ڈیرہ لگا دیا۔ اور وہیں یکم اگست ۱۸۶۳ء کو وفات پائی۔ اس کی وصیت کے مطابق مہاراجہ دلیپ سنگھ اس کی لاش کو ہندوستان لائے اور نربدا کے کنارے اسے نذر آتش کر کے واپس انگلینڈ چلے گئے۔ یہ ہندوستان میں آپ کی دوسری آمد تھی

اس کے بعد آپ کو ہندوستان کی سرزمین میں قدم رکھنا نصیب نہ ہوا۔ اس عرصہ میں آپ نے ہندوستان آنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور اس کے لئے متعدد جوڑ توڑ بھی کئے۔ حتےٰ کہ روس تک گئے۔ سکھوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی غرض سے امرت چھک کر دوبارہ سکھ دھرم دھارن کرنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔ اور بعض سکھ مورخین کے نزدیک امرت بھی چھک لیا۔ لیکن آپ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ آپ جتنا عرصہ انگلینڈ میں رہے ناخوش ہی رہے ایک سکھ ودوان نے آپ کے انگلینڈ میں بسر ہوئے جیون کے متعلق یہ بیان کیا ہے

"انگریزی حکومت کی زیادتیوں سے مہاراجہ پہلے ہی بہت تنگ تھا اسے خوش کرنے کے لئے ولایت میں اسے شہریت کے حقوق بھی دیئے گئے۔ لیکن وہ پھر بھی خوش نہیں تھا۔ اور پنجرہ میں پھنسے ہوئے پرندہ کی طرح ان کا دل تڑپ رہا تھا۔ مہارانی جند کور کے زیر اثر انھوں نے دوبارہ امرت چھک لیا۔ اور سکھ دھرم دھارن کر لیا۔ اور اس دوران میں مہاراجہ نے اپنے ملک میں پھر آنے کی کوشش کی لیکن تمام کوشش ناکام رہی حکومت سے مہاراجہ نے اپنی جائیداد طلب کی۔ لیکن الٹا اس کی سالانہ پنشن پر بھی چھاپہ مارا گیا۔ اور آخر زندگی سے تنگ آ کر روس جانے کی سعی کی"۔

(ترجمہ از رسالہ ساہت سماچار فروری ۱۹۵۲ء)

ایک سکھ ودوان سردار شمشیر سنگھ اشوک کے مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ جی کی انگلینڈ میں بسر ہوئی زندگی کوئی اچھی زندگی نہ تھی۔ بلکہ آپ جتنا عرصہ بھی وہاں رہے۔ تلخی سے دوچار ہوتے رہے۔ انگریزوں نے آپ کو خوش کرنے کی غرض سے یا آپ نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے انگلینڈ کی شہریت بھی اختیار کی۔ لیکن یہ تمام باتیں آپ کی زندگی کی تلخی کو دور نہ کر سکیں۔ آپ کا دل ہر وقت یہی چاہتا تھا۔ کہ آپ پنجاب واپس آئیں۔ اور اپنا کھویا ہوا ملک دوبارہ حاصل کر کے بقیہ زندگی اپنے ملک میں بسر کریں۔ اب ایک طرف تو انگلینڈ میں مہاراجہ دلیپ سنگھ اپنے پنجاب آنے کی کوششوں میں پوری سرگرمی سے مصروف تھے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لحاظ سے پنجاب کے ایک غیر مشہور گاؤں قادیان میں اپنے ایک چیدہ و برگزیدہ بندے سیدنا میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہاراجہ دلیپ سنگھ کے اپنی کوششوں میں ناکام رہنے اور پنجاب میں واپس نہ آسکنے کی خبر دی۔ حضور علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں علاوہ اور متعدد پیشگوئیوں کے مہاراجہ دلیپ سنگھ سے متعلق پیشگوئی بھی درج فرمائی۔

"ایک دلیسی امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و تذکرہ صفحہ ۱۳۸)

اگرچہ اس عبارت میں اس دیسی امیر کا نام نہیں بتایا گیا ہے۔ جس کے لئے متوحش خبریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہونے کا ذکر ہے۔ بلکہ اس کو صرف پنجابی الاصل کے الفاظ سے یاد فرمایا گیا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ یہ الفاظ اس زمانہ میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کے سوا کسی اور دیسی امیر پر چسپاں ہی نہیں ہو سکتے تھے۔ اور ان الفاظ کو دیکھ کر اس وقت کا واقف حالات مہاراجہ دلیپ سنگھ کے سوا کسی اور دیسی امیر کو ان کا مصداق نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اور آج بھی یہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ اس زمانہ کا کوئی اور دیسی امیر ان الفاظ کا مصداق ہو سکتا تھا۔ یا ہو سکتا ہے۔ صرف مہاراجہ دلیپ سنگھ ہی ان کے مصداق تھے اور ہیں۔ اس لئے کہ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان شائع فرمایا ہے۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ اس زمانہ میں انگلینڈ میں رہتے تھے۔ اور پنجابی قومیت ترک کر کے وہاں کی قومیت اختیار کر چکے تھے۔ یعنی پنجابی نہیں رہے تھے۔ لیکن چونکہ وہ پنجابی والدین کے فرزند تھے۔ اس لئے پنجابی الاصل ضرور تھے۔ اور یہ ایسی بات تھی جو اس وقت کے کسی اور دیسی رئیس میں موجود نہیں تھی۔ پس پیشگوئی کے الفاظ میں اس کے مصداق کا نام موجود نہ ہونے پر بھی پنجابی الاصل کے الفاظ سے ہر صاحب فہم آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق مہاراجہ دلیپ سنگھ جی ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی دیسی امیر اس کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس پر اکتفا نہ کر کے نام بھی ظاہر کر دیا گیا۔ تا ان لوگوں کو بھی جو زیادہ فہم نہیں رکھتے۔ معلوم ہو جائے کہ یہ پیشگوئی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق ہے۔ اور وہ بھی اس پیشگوئی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے۔ جس کے پنجاب آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے۔ لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہیگا۔

(اشتہار واجب الاظہار ضمیمہ سرمہ چشم آریہ)

(باقی)

حقیقت نماز

از مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب

اچھے سے اچھے گھر میں مال و منال ہو۔ باغات ہوں۔ دل پسند خویش و اقارب ہوں۔ خیالات کی فضا میں ان کے متعلق کسی قسم کا تکدّر بھی نہ ہو۔ تاہم انسان کمزور ہے۔ اس لئے کہ اس کی اپنی صحت ہی اچھی نہ ہو۔ تو یہ کوئی محال امر نہیں۔ ہاں صحت بھی اچھی ہو۔ اور جملہ اسباب ضروریہ بھی حاضر ہوں۔ تو بھی کسی ناگہانی عدو کے حملہ کا خوف ہی کافی سے زیادہ دکھ وہ امر ہوا کرتا ہے۔ ان سب کے علاوہ چونکہ تغیرات کا دور اس عالم میں ہر وقت جاری و ساری ہے۔ لہٰذا اگلے منٹ میں کیا کچھ ہو جائے گا۔ یہ بھی اس کے بس اور اس کی بساط سے بالکل ہی فوق الطاقت امر ہے۔ مایوسی اور ناامیدی کی گھٹا ٹوپ تاریک گھٹا کا ہر طرف سے اُمڈ اُمڈ کر آنا۔ رنج و ملال کی گھڑیاں۔ دل میں سرور کا نہ ہونا یہ جدا۔ غیر منفک اشیاء انسان کی زندگی کے لوازمات سے ہیں۔ پس انسان سی کمزور ہستی ایسی مشکلات کے حل اور ان کے صحیح علاج کے لئے اگر کوئی چارۂ کار نکال سکتی ہے۔ تو وہ صرف اسی لم یزل بے مثل واحد و قہار ہستی کے دامن سے وابستگی ہی ہے۔ اور اسی امر کے لئے اگر کوئی افضل ترین کارآمد شے ممد و معاون بن سکتی ہے۔ تو وہ صرف عجز و نیاز سے بھری ہوئی ایک صلوٰۃ (دعا) ہی ہے۔

جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہؓ کی تعداد اور کمزوری کو دیکھتے ہیں۔ دشمن تین گنا سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلح ہے۔ مگر ایسی بے بسی میں صرف ایک ہی ہتھیار ہے۔ جو آپؐ کے کام آتا ہے۔ اور وہ وہی متضرعانہ التجا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے سامنے کی جاتی ہے۔ دشمن بھی شکست کھاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے پست حوصلہ بھی ہو جاتا ہے۔ یہی عجز و نیاز کا طریق رب العزت کی درگاہ عالیہ میں احزاب کے وقت بھی استعمال کیا گیا۔ اور دشمن جو دس ہزار کی تعداد میں تھا۔ راتوں رات محاصرہ چھوڑ کر چلتا بنا۔

اسی طرح محمود غزنوی وطن سے بے وطن ہے۔ خون کا پیاسا دشمن ہر طرف سے حملہ آور ہے۔ مقابلہ کی طاقت کے پاؤں میں لرزہ آرہا ہے۔ مایوسی کی گھٹا دل کا احاطہ کرنے کو تیار ہے۔ ساتھیوں کی آنکھیں دشمن کی کثرت کو دیکھ کر پتھرا گئی ہیں۔ موت اپنی بھیانک تصویر ہر ایک کی آنکھوں کے سامنے کھینچنے کے لئے بالکل آمادہ کھڑی ہے۔ پر لگا کر بھی اُڑنا چاہیں۔ تو وطن کا منہ دیکھنا مشکل و محال ہے۔ مگر ان کٹھن گھڑیوں اور ان تمام تباہ کن یورشوں کا علاج صرف محمود کا گھوڑے سے گرنا اور جبینِ نیاز کو رو کر حضرت احدیت کے سامنے زمین پر رکھ دینا ہی نکلتا ہے۔ اور کامیاب علاج نکلتا ہے۔

سمندر میں زور کا تلاطم ہو رہا ہے۔ غیظ و غضب سے اس کا منہ جھاگ سے بھرا ہوا ہے۔ سواریوں کا جہاز تھپیڑوں کی زد سے حباب کی طرح سخت جنبشیں کھا رہا ہے۔ ہر ایک مسافر سراسیمہ ہے۔ حیران ہے۔ اس کا دل ہر لحظہ بیٹھا جا رہا ہے۔ مگر اس کی فطرت میں ہے۔ تو صرف اب ایک ہی امید سرسبز ہے۔ اور اس کو اپنا خوشی کن منظر اگر نظر آرہا ہے۔ تو صرف دعوا اللّٰہ مخلصین لہ الدین کی تہ میں نظر آرہا ہے۔ اور ہوتا بھی ایسا ہی ہے۔ اور اکثر ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں اخلاص سے ہی دعا مانگی جاتی اور بارہا قبول بھی ہو جاتی ہے۔ دراصل انسان خواہ کیا کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔ پھر بھی کمزور ہی انسان ہے۔ اور اس کی کمزوری کا صحیح علاج جو دنیا و آخرت کے مطالب و مقاصد کے حصول میں اکثر اسے لاحق ہوا کرتی ہے۔ اگر کسی چیز میں ودیعت ہے۔ تو وہ صرف اس پنجوقتہ مودبانہ خشوع و خضوع بھری نماز (صلوٰۃ) میں ہی ہے۔

ایک صحابی ربیعہ بن کعب الاسلمی سے جو خدمت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ مجھ سے کچھ مانگو۔ تو وہ کہتے ہیں۔ میں آپ کا ساتھ جنت میں بھی مانگتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ کثرت سجود سے کام لیتے رہو۔ فی الحقیقت صلوٰۃ کے مفہوم کو کما حقہٗ ادا کرتے رہنا خدا تعالیٰ کی معیت کو اس خوش اسلوبی سے انسان کے ساتھ وابستہ کر دیتا ہے۔ کہ پھر خدا تعالیٰ ایسے انسان کے کان اور آنکھوں اور اس کے ہاتھ اور پاؤں میں اپنی قدرت اور برکت کے آثار بھر دیتا ہے۔ اور پھر جو دعا وہ مانگے۔ قبول فرماتا ہے۔ اور جس چیز سے وہ پناہ مانگے۔ اس سے اس کو پناہ دی جاتی ہے۔ غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانا کہ لاتحزن ان اللّٰہ معنا۔ دشمنوں سے حزن نہ کھا۔ ضرور ہی اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم اسی کی پناہ میں ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو بایں الفاظ تسلی دینا کلّا ان معی ربی سیھدین۔ فرعون کے لاؤ لشکر کے تعاقب سے اور سمندر کی روک سے نہ گھبراؤ۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ میرے لئے وہ ضرور ہی راہ نکال دے گا۔ نوح علیہ السلام کا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا کا نعرہ لگانا اور ہر طرف پانی ہی پانی کا نظر آنا۔ پھر حضرت زکریا علیہ السلام کا عین بوڑھے ہونے کی حالت میں ھب لی من لدنک ولیا کی صدا کو بلند کرنا اور لم نجعل لہ من قبل سمیا سا وجود حاصل کر لینا یہ سب کے سب بے مثل کام صرف خدا تعالیٰ کی معیت کے ہی ادنیٰ کرشمے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی معیت میں ہونے کیلئے پہلا درجہ نماز کا ہی رکھا ہے۔ (نماز جو) قال اللّٰہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ۔

ذوالجلال منعم و متعال ہستی کے سامنے باادب دست بستہ کھڑے ہونا۔ جھکنا اور پھر زمین پر خاکساری سے ماتھا رکھ دینا اس کی بڑائی اس کی قدوسیت کا اظہار کرنا اس کے نعماء پر حمد کا ترانہ گانا اس کی مدح و ثنا اور اس کی حمد میں حد درجہ کے تملق سے کام لینا اس سے اسی کا ہو جانے کی استدعا کرنا اور خبیث ملعونین ارواح سے بچاؤ رکھنے کی درخواست کرنا اس کی تمام نعماء کے حصول کے لئے خواہ وہ کسی عالم کی ہوں۔ بڑے خشوع سے استدعا کرنا اور صرف اسی پر ہی توکل اور بھروسہ کرنا۔ صدق و وفا محبت و اخلاص کا ہدیہ پیش کرنا۔ اس کی مخلوق پر رحم کھا کر دعا مانگنا اور اپنے محسنین کے لئے بھی اس میں حصہ وافر رکھنا۔ استغفار کرنا لغزشوں اور غلطیوں کی تلافی کے لئے ہر طرح کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ ان تمام امور کی نماز ہی جامع ہے۔ اور یہ تمام کی تمام ادائیں ایسی نہیں ہیں۔ کہ حی و ذوالمجد والعلیٰ ہستی کو اپنی معیت میں کسی وقت بھی نہ لے سکیں۔ صبر و استقامت سے یہ کام کیا جائے۔ اور بکثرت کیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ یہی ہے۔ کہ پھر ایسے انسان کو (جو ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر کے مفہوم سے بھی تساہل نہ کرتا ہو) بالضرور ہی ایک نہ ایک وقت وہ اپنا مخلص اور منعم علیہ عبد بنا ہی لیا کرتا ہے۔ اور اس میں ذرہ بھر تخلف وعدہ اور درنگ نہیں۔ صرف یہی نماز ہے۔ اور صرف اسی کا کام ہے۔ کہ یہ انسان کو دن اور رات کی گھڑیوں میں خواہ وہ کسی اہم شغل میں ہی مصروف کیوں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف منہ پھیرنے کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ اور اس کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے چھڑا کر خدا تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔ رفتہ رفتہ اسی طرح پھر یہ وقتاً فوقتاً خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لینے کا سبق بتکرار یاد کروا کے پھر انسان کو اس مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔ جو صلحاء کا آخری مقام ہوتا ہے۔ اور وہ وہی مقام ہوتا ہے۔ کہ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

سے اسے اگر تعبیر بھی کر لیں۔ تو عین صواب ہے۔ نہ کہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ۔ کا بھی یقیناً یہی مفہوم ہے۔ نہ کچھ اور۔ وکنت رجلہ التی یمشی بھا پر بھی غور کریں۔ تو یہی مطلب ہے۔ یہ بات کسی طرح بھی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ مالک یوم الدین کا بار بار کا تکرار کس طرح تمام حسنات کا مکتسب انسان کو نہیں بنا سکتا۔ اور تمام منکرات سے بھی اس کو کس طرح پھر علیحدہ نہیں کر دیتا۔ یا یہی تکرار کس طرح متقی انسان کے ضمیر کو اس طرف نہیں لے جاتا۔ کہ اس کا پالنے والا حسنات اور سیئات کے لئے ایک دن مقرر کر چکا ہے۔ جس میں والوزن یومئذ ن الحق کا عملدر آمد ہو کر رہے گا۔ اور میں اپنے اچھے یا بُرے انجام کا منہ دیکھے بغیر نہ رہ سکوں گا۔ ایسے حزم اور ایسی احتیاط سے اعمال کرنے والا انسان اگر خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اس کے خاص بندوں کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا ہے تو پھر ایسی نماز ویل للمصلین کی نماز ہی ہو سکتی ہے۔ نہ کہ اس کے تمام مصطفیٰ بندوں مثلاً ابراہیمؑ۔ نوحؑ اور موسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی۔ اور نہ ہی ان سب کے مخلصین متبعین کی رضی اللہ عنہم۔ الحذر۔

فہرست انیس سالہ میں اپنے نام و پتہ کا اندراج دیکھ لیں

آپ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں انیس سال تک متواتر قربانی کرنے والے ہیں۔ چاہیئے کہ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود دفتر میں تشریف لا کر اپنی تسلی کر لیں۔ کہ آیا آپ کے نام و پتہ کا اندراج جو دفتر نے اپنے ریکارڈ کے مطابق کیا ہوا ہے۔ یہی درست ہے۔ یا اس میں آپ کوئی درستی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی قوم کا بھی اندراج دیکھ لیں۔ تا کتاب میں صحیح اور درست شائع ہو سکے۔ اور احباب کو اشاعت کے بعد شکایت نہ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خدام احساس ذمہ داری کے معیار کو بلند کریں

وقت اور حالات کے مطابق اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ روحانی تغیرات کے لئے بڑی جدوجہد اور غیر معمولی محنت درکار ہے۔ ذکر و فکر سے اپنے اندر ایک غیر معمولی کام کرنے کی روح اور طاقت پیدا کریں۔ احساس ذمہ داری کا معیار اس قدر بلند ہو۔ کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی خارجی تحریک یا سہارے کی احتیاج نہ رہے۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برِّ عظیم ہند و پاکستان کی آزادی کی جدوجہد اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(از مکرم عبد الحق صاحب مجاہد امرت سری گنج مغلپورہ لاہور)

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جب بھی موقع ملا آپ نے ملکی اور قومی خدمات ایسے اعلیٰ رنگ میں اور ایسی قابلیت کے ساتھ سرانجام دیں۔ کہ دوست اور دشمن آپ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ مگر کچھ افراد ایسے بھی ہیں۔ جو چوہدری صاحب موصوف کے متعلق جھوٹا پراپیگنڈا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ میاں افتخار الدین بھی انہیں لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے حال ہی میں پاکستان پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”جب تک چوہدری صاحب برطانیہ کے تنخواہ دار رہے وہ آزادی کے خلاف جنگ کرتے رہے“

(اخبار ملت ۲ اپریل ۱۹۵۷ء صفحہ ۵ کالم صفحہ ۵)

اگر میاں صاحب ذرا بھی خوفِ خدا سے کام لیتے تو وہ ایسی غلط بیانی ہرگز نہ کرتے۔ ۱۹۴۵ء میں جب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو حکومت کی طرف سے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس لندن میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ تو آپ نے کانفرنس کے اجلاس میں ہندوستان کی خواہشات اور مطالبات کو اس عمدگی اور قابلیت کے ساتھ پیش کیا کہ ہندوستان کے تمام سیاسی حلقوں سے تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوئیں۔ اور ملک کے مقتدر ہندو و مسلمان۔ اخبارات نے آپ کی خدمتِ ملی کو سراہا۔ ۱۷ فروری کو اس کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ کانفرنس میں دولت مشترکہ کے دیگر نمائندوں کے علاوہ ہندوستان کی طرف سے بھی نو نمائندے شریک ہوئے۔ جن کے صدر جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ آپ نے اس اجلاس میں ایک پُرجوش تقریر کی۔ اور ہندوستان کے لئے مکمل درجہ نو آبادیات کا مطالبہ پیش کیا۔ اخبارات میں جو روئداد اس کانفرنس کی شائع ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:۔

”ہندوستان کو اپنے حصولِ مقصد سے زیادہ دیر تک روکا نہیں جا سکتا۔ ہندوستان نے برطانوی قوموں کی آبادی کی حفاظت کے لیے ۲۵ لاکھ فوج میدان میں بھیجی ہے۔ مگر وہ اپنی آزادی کے لئے دوسروں سے بھیک مانگ رہا ہے۔ ہندوستان کی حالت اب بدل چکی ہے۔ جنگ نے اُسے اپنی اہمیت کا پورا احساس کرا دیا ہے۔ اس کے صنعتی ذرائع منظم ہو چکے ہیں۔ اور آج وہ اتحادیوں کے لئے اسلحہ کے گودام کا کام دے رہا ہے۔ اتحادی چین کو چار بڑی طاقتوں میں شمار کرنے لگے ہیں۔ مگر ہندوستان کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں۔ ہندوستان کئی پہلوؤں سے چین سے آگے ہے۔ چین صرف رقبہ اور آبادی کے مقابلے میں آگے ہے۔ ورنہ صنعت و قوت و ساخت

اعلیٰ تعلیم۔ آرٹ۔ سائنس۔ رسل و رسائل۔ صحت قیام۔ امن و آئین اور دیگر تمام معاملات میں ہندوستان کا درجہ بلند ہے۔ ہندوستان کے اندرونی اختلافات کچھ بھی ہوں۔ مگر وہ چینیوں کے باہمی تفاوت سے زیادہ خطرناک ثابت نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان پر کئی بار حملے ہوئے ہیں۔ مگر ہندوستان نے کبھی بھی کسی پر حملہ نہیں کیا۔ ہندوستان کب تک انتظار کر سکتا ہے۔ وہ آزادی کی طرف پیش قدمی شروع کر چکا ہے۔ اب اُسے امداد دیں یا اُس کے راستہ میں مزاحم ہوں۔ اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ اگر آپ چاہیں۔ تو وہ کامن ویلتھ کے اندر رہ کر ہی آزادی حاصل کرے گا ہندوستان کی جنگی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خان نے فرمایا۔ جنگ سے پہلے ہندوستان مقروض تھا۔ مگر دورانِ جنگ میں اس نے اتنی مالی مدد دی ہے کہ وہ اب قرض خواہ بن گیا ہے۔ اس نے رضاکارانہ طور پر ۲۵ لاکھ فوج دی ہے۔ آئندہ امن کے قیام میں ہندوستان کی جنگی کوششوں کو خاص اہمیت حاصل ہو گی۔“

آپ کی مندرجہ بالا تقریر کو کس نظر سے دیکھا گیا مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے لکھا ہے:۔

(۱) ”ہندوستان کی طرف سے سر ظفر اللہ بطور نمائندہ اس کانفرنس میں تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی پہلی تقریر بہت زوردار ہے اور دل خوش کن بھی۔ کیونکہ انہوں نے کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں کو صاف لفظوں میں بتا دیا۔ کہ بیس پچیس لاکھ سپاہی مہیا کرنے والا ملک اگر آزادی سے محروم رہا۔ تو جنگ کے بعد بھی دنیا میں امن نہیں ہو سکتا۔ ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفر اللہ خان کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق بات کہہ دی۔“

(اخبار پربھات ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء)

(۲) ”سر ظفر اللہ نے کامن ویلتھ کانفرنس میں بجا طور پر سوال کیا۔ کہ جس ہندوستان کے پچیس ۲۵ لاکھ سپاہی دنیا کو آزادی دلانے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ کیا اس کا بدستور غلام رہنا باعثِ شرم نہیں؟“

(ویر بھارت ۲۰ فروری ۴۵ء)

(۳) ہندوستان کے فیڈرل کورٹ کے جج سر محمد ظفر اللہ لندن گئے ہوئے ہیں۔ آپ کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر ہیں۔ لندن میں آپ نے جو تقریریں کی ہیں۔ ان سے ہندوستان تو کیا ساری کامن ویلتھ میں تہلکہ مچ گیا ہے۔ چند دن ہوئے۔ آپ نے ایک تقریر کی۔ جسے سن کر یو۔پی کے سابق گورنر مسٹر ہیلی جو اس وقت لارڈ ہیلی آف ہرگودہا ہیں آگ بگولا ہو گئے اور میٹنگ سے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ نے برطانوی حکمرانوں کو وہ کھری کھری سنائیں۔ کہ سننے والے دنگ رہ گئے برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنٹوں کے کیئے کرائے پر آپ کی تقریر نے پانی پھیر دیا۔“

(اخبار پرتاب ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء)

یہ تو تھے ہندو اخبارات کے اقتباسات اور اخبارات بھی وہ جو کٹر کانگرسی جن کے ساتھ میاں افتخار الدین صاحب کا گہرا تعلق رہا ہے۔ اب مسلمان اخبارات بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

”سر ظفر اللہ نے لندن میں ایک اور تقریر کی جس میں ایک سرکاری ممبر ہونے کے باوجود آپ نے صاف گوئی سے کام لیا۔ آپ نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہندوستان آزاد ہونا چاہتا ہے۔ خواہ اُسے کامن ویلتھ (دول متحدہ) سے باہر ہی کیوں نہ رہنا پڑے ہندوستان دول متحدہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی قسمت کا ایک مالک ہو۔ اور باہر سے کوئی دباؤ اس پر نہ پڑے اور دوسری شرط یہ ہے۔ کہ درجہ نو آبادیات میں وہ نسلی امتیاز کا شکار نہ ہو۔ ہو اس کا درجہ بالکل مساوی ہو۔ یہ باتیں بالکل صاف ہیں۔“

(اخبار احسان ۲۱ فروری ۱۹۴۵ء)

(۵) ”چوہدری سر ظفر اللہ خان نے کامن ویلتھ کی کانفرنس میں وہ جو تقریر فرمائی وہ ہر انگریز اور ہر اتحادی ملکوں کے ہر فرد کے لئے دلی توجہ کی مستحق ہے۔ کیا اس ستم ظریفی کی کوئی مثال مل سکتی ہے۔ کہ جس ہندوستان نے پچیس ۲۵ لاکھ بہادر مختلف جنگی میدانوں میں جمہوریت اقوام برطانوی آبادی کو محفوظ رکھنے کے لئے لڑ رہے ہیں وہ خود آزادی سے محروم ہے۔“

(انقلاب ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء)

یہ اقتباسات بطور نمونہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے تمام اُردو انگریزی پریس نے محترم چوہدری صاحب کی حق گوئی کو حد درجہ سراہا اور اُسے برطانوی ہند میں پہلی مثال قرار دیا۔ کہ حکومت کے نمائندے نے اہلِ ہند کے سیاسی اور ملکی جذبات کی وضاحت اس صفائی اور جرأت کے ساتھ حکومت کی مدعو کردہ کانفرنس میں کی۔ امید ہے۔ کہ یہ چند اقتباسات میاں افتخار الدین صاحب اور اُن کے رفقاء کی غلط بیانی کو واضح کرنے کے لئے کافی ہونگے۔

(خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرت سری گنج مغلپورہ لاہور)

ضروری اطلاع

مئی میں رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ احباب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں روزے رکھیں گے اور بھوک اور پیاس کی صعوبت برداشت کریں گے۔ لیکن روزہ کی اصل روح عرفان الٰہی کے حصول کے لئے کما حقہٗ سعی کرنا ہے۔ جس کا ذریعہ قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کے مطالب پر غور کرنا ہے۔ اس بارہ میں سہولت پیدا کرنے کے لئے نظارت ہذا جملہ مبلغین سلسلہ کو ہدایت کر رہی ہے۔ کہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں درس القرآن کا انتظام کریں۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ درس میں نہ صرف خود بالالتزام شریک ہوں گے۔ بلکہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی شامل کریں گے

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

پنجاب میں گندم کا نرخ گیارہ روپے من کر دیا جائے گا

لاہور ۱۹ اپریل: موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مرکزی ارباب اختیار کے روبرو یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ آئندہ سال کے لئے گندم کی قیمت خرید سوا نو روپے ۔/۴/ ۹ فی من اور قیمت فروخت گیارہ روپے ۔/۱۱ فی من مقرر کی جائے۔ اس تجویز پر تین چار دن تک مرکزی کابینہ کے اجلاس میں غور ہو گا۔ اور اگر حسب توقع منظوری حاصل ہو گئی۔ تو آئندہ ماہ سے گندم کے نرخوں میں تخفیف کر دی جائے گی۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے نمائندوں نے تقریباً ایک ہفتہ قبل کراچی میں وزیر خوراک مسٹر عبد القیوم خان کی زیر صدارت منعقدہ غذائی کانفرنس میں گندم کے نرخوں کے متعلق متذکرہ صدر کی مفصل اسکیم پیش کی تھی۔ لیکن طویل بحث وتمحیص کے بعد یہ اہم مسئلہ مرکزی کابینہ کے اجلاس میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ خیال ہے۔ کہ مرکزی کابینہ مناسب غور وخوض کے بعد تین چار دن تک قطعی فیصلہ کر دے گی۔

اس اسکیم کے مطابق صوبائی حکومت صوبہ کی منظور شدہ منڈیوں میں ۔/۴/ ۹ روپے فی من کے حساب سے گندم خریدے گی۔ تاکہ صوبہ میں گندم کے نرخ اس معیار سے گرنے نہ پائیں۔ نیز ابھی گندم کی اجارہ داری قائم نہیں ہو گی۔ تاہم کاشتکاروں کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ گندم خریدنے کی کوشش کی جائیگی گندم کی فروخت کا موجودہ سسٹم جاری رہے گا۔ البتہ قیمت فروخت میں تقریباً سوا دو روپے فی من تخفیف کر دی جائے گی۔ اور شہر میں عوام آئندہ سال گیارہ روپے فی من گندم حاصل کر سکیں گے۔

فسادات کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

تین چار دن تک شائع کر دی جائے گی

لاہور ۱۹ اپریل۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ حکومت پنجاب حالیہ فسادات سے متعلقہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ تین چار دن تک مکمل صورت میں اخبارات میں شائع کر دے گی۔

یاد رہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے آنریبل چیف جسٹس محمد منیر اور آنریبل جسٹس ایم آر کیانی پر مشتمل تحقیقاتی عدالت نے ۱۹-۱ صفحات پر مشتمل رپورٹ ۱۰ اپریل ۱۹۵۴ء کو حکومت پنجاب کے روبرو پیش کر دی تھی۔ اور اس رپورٹ کے کسی حصہ کی اشاعت پر پابندی عائد نہیں کی تھی۔

دو امریکی ماہر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۹ اپریل: پاکستان پلاننگ بورڈ کی امداد کے لئے دو امریکی ماہر کراچی پہنچ گئے۔ پہلے ماہر مسٹر ہارڈ ڈالی کل رات پہنچے تھے۔ وہ یہاں چار ماہ تک ٹھہریں گے۔ دوسرے ماہر مسٹر ڈیوس ریل آج صبح کراچی پہنچے۔ ان دونوں ماہرین کو فورڈ فاؤنڈیشن نے بھیجا ہے۔

بھارت سے مہاجرین کی آمد!

کراچی ۱۹ اپریل: اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۴ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کھوکھراپار کے راستے ۷۷ مہاجرین پاکستان میں داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۵۲ء سے اب تک ۸۳۸۵۱ مہاجرین پاکستان پہنچ چکے ہیں۔

زہریلی گیس کا تریاق

لندن ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سائنس دان ایک ایسی زہریلی اور مہلک گیس تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس کا روس کے پاس کافی ذخیرہ ہے۔ روسی سائنسدانوں نے یہ گیس بعض تجربات کے دوران اتفاقیہ تیار کر لی تھی۔ گیس بظاہر انسانی حواس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ لیکن اس کی انتہائی قلیل مقدار اعصاب اور پھیپھڑوں کو چند لمحوں میں مفلوج کر دیتی ہے برطانوی سائنسدانوں نے اس گیس کا تریاق بھی معلوم کر لیا ہے۔ اور اسے "ایٹروپین" کا نام دیا ہے گیس کے حملہ سے دو منٹ بعد اگر اس گیس کا ٹیکہ لگا دیا جائے تو اس کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ برطانوی سائنس دان اس گیس سے بچنے کے لئے "موثر نقاب" بھی تیار کر رہے ہیں۔

جاپان میں غیر ملکی طلباء کو وظائف

ٹوکیو ۱۹ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے جاپانی یونیورسٹیوں میں تعلیم پانے والے طلباء کو وظیفے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جس پہلے گروپ کو وظیفے دیئے جا رہے ہیں۔ اس میں جنوب مشرقی ایشیا کے ہر ملک کے تین تین طالب علم شامل ہوں گے۔ خیال ہے۔ جاپان کی وزارت خارجہ اس سلسلہ میں عنقریب درخواستیں طلب کرے گی۔

ہند چینی کے متعلق مسٹر ڈلس کی

تجویز مزید وضاحت کی محتاج ہے

لندن ۱۹ اپریل: لندن کے بعض سیاسی حلقوں نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس کی حالیہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ہند چینی کے متعلق انہوں نے جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ مزید وضاحت کی محتاج ہے۔ حکومت سیلون کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ "جنگ ہند چینی اور جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کے مسائل سیلون کی نظر میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ اور ان پر کولمبو کانفرنس میں ضرور غور کرنا چاہیئے۔" ترجمان نے کہا کہ ہم اشتراکیت کے خلاف ہیں۔ ہمیں اس کی توسیع کا سدباب کرنا چاہیئے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اس سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی ہیں ان پر غور کرنا چاہیئے۔

کولمبو کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیا کی مجوزہ دفاعی تنظیم پر بھی غور کیا جائے گا

کولمبو ۱۹ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۸ اپریل کو کولمبو میں ایشیائی وزراء اعظم کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں جنگ ہند چینی کے مسئلہ اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کی اس تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا میں ایک دفاعی تنظیم قائم کی جائے۔

ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مسٹر ڈلس نے ہند چینی میں اشتراکیت کے خلاف شدید فوجی نوعیت کے اقدامات اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ جو مناسب نہیں مسٹر ڈلس شاید اقوام عالم کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ چینی کمیونسٹ جمہوری ویت نام کے خلاف خالص جارحانہ کاروائی کر رہے ہیں۔ اگر یہ درست ہوتا تو مسٹر ڈلس کی پالیسی پر عمل کرنا مشکل ہوتا۔ لیکن جس نے سرسری طور پر بھی اس مسئلہ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ حقائق بالکل مختلف ہیں۔ کیونکہ فرانسیسی ابھی تک ویت نام کے باؤدائی حکومت کو مکمل آزادی دینے سے ہچکچا رہے ہیں۔ وہ ملک کے امور خارجہ سے دستبردار ہی ہونا نہیں چاہتے۔ حالانکہ فرانسیسی یونین برطانوی دولت مشترکہ کی نسبت بہت زیادہ سخت اور پیچیدہ پابندیوں کی حامل ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کمیونسٹ کسی قوم کی جدوجہد آزادی سے فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکتے۔ لیکن مسٹر ڈلس آزاد دنیا کو ایسے مقصد کی خاطر متحد کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ جس کے ساتھ خود انڈو چینی عوام بھی متفق نہیں ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ آپ نے یہ واویلا ایسے وقت پر شروع کیا ہے۔ جب کہ ہند چینی کے مسئلہ پر جنیوا کانفرنس میں چینیوں کے ساتھ تبادلہ خیالات ہونے والا ہے۔

ادھر فرانسیسی ہند چینی کی جنگ سے عاجز آ چکے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک ناقابل برداشت بوجھ بن چکی ہے۔ اس جنگ کے باعث وہ اپنی پوری طاقت مرتکز نہیں کر سکتے۔ حالانکہ وہاں اس کی اشد ضرورت ہے۔ اور بہت سی فرانسیسی جانیں ضائع ہو رہی ہیں

واحد حل

ایک حصہ کی رائے میں اس مسئلہ کو حل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ لاؤس اور کمبوڈیا کو اس جنگ سے الگ تصور کیا جائے کمبوڈیا پر جنگ کا کوئی براہ راست اثر نہیں پڑا۔ اور لاؤس معمولی طور پر متاثر ہوا ہے۔ یہ علاقے اب بھی ویت نام کے مقابلے میں زیادہ آزاد ہیں۔ انہیں مکمل خود مختاری دے دی جائے۔ اور پاکستان بھارت، برما، برطانیہ فرانس، امریکہ اور خود چین اس آزادی کے تحفظ کی ضمانت دیں۔

تقسیم

اس کے بعد ویت نام کے مسئلہ پر جداگانہ طور پر غور کیا جا سکتا ہے۔ ایسے بہت سے طریقے ہیں۔ جن کے تحت ویت نام کو باؤدائی اور ہوچی منہ کے درمیان تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یا پھر ہوچی منہ، فرانس اور باؤدائی کو یکجا کر کے سارے ملک کے لئے طرز حکومت کا فیصلہ کرنے کی ترغیب دلائی جا سکتی ہے۔ اگر ہوچی منہ کو مراعات مل جائیں۔ تو ملک میں اشتراکیت کا ریلا خود بخود رک جائے گا۔

قاہرہ میں ہندوستانی مصنوعات کی نمائش

قاہرہ ۱۹ اپریل: قاہرہ میں ۱۴ اپریل سے ہندوستانی مصنوعات کی نمائش شروع ہوئی ہے۔ جو تین ہفتے تک جاری رہے گی۔ اس نمائش میں دو صد سے زیادہ نمائش کنندگان نے حصہ لیا ہے۔ اس کے سات شعبوں میں مشینوں، سامان تعمیر، سامان صارفین، نیم مصنوعہ مال، زرعی پیداوار، سائنس کے آلات اور آرٹ کی اشیاء کی نمائش کی جائے گی۔

عرب مہاجرین کی امداد کیلئے اپیل

عمان ۱۹ اپریل: اردن کے شاہ حسین نے دنیا کے مسیحیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ اسرائیلیوں اور عربوں کی باہمی جنگ میں جن نو لاکھ عربوں کو اپنے گھر بار سے ہاتھ دھونا پڑے ہیں۔ ان کی امداد کی جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ لوگ انتہائی بے بسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ایرانی تیل کی برآمد اور فروخت اس سال کے وسط تک شروع ہو جائیگی

لندن ۱۹ اپریل: ساطلاع ملی ہے۔ کہ مغربی ملکوں کی آٹھ بڑی بڑی تیل کمپنیوں میں ایرانی تیل کو دنیا کی منڈیوں میں پہنچانے کی غرض سے ایک بین الاقوامی تنظیم قائم کرنے کے مسئلہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

تیل کے ماہرین کا بیان ہے۔ کہ تیل کمپنیوں کے ڈائرکٹروں کا اجلاس عنقریب لنڈن میں منعقد ہوگا جہاں سمجھوتہ کو آخری شکل دی جائے گی۔ یہی سمجھوتہ متن سالہ اینگلو ایرانی تنازعہ کے حل کی اساس بنے گا۔ مذکورہ بالا آٹھ کمپنیوں میں سے پانچ کمپنیاں امریکی ہیں سمجھوتہ کے بعد نئی بین الاقوامی تنظیم اپنا ایک مشن حکومت ایران سے گفت و شنید کے لئے طہران روانہ کرے گی۔ ایرانی حکومت سے سمجھوتہ کی صورت میں ایرانی تیل کی صنعت کو دوبارہ چلانے کے لئے ایران کو غیر ملکی منتظمین مہیا کئے جائیں گے۔ اور یہی ایرانی تیل کو دوسرے ملکوں کی منڈیوں میں پہنچانے کا انتظام کریں گے۔ غیر ملکی کمپنیوں کے نمائندے ایران کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بھی اقدامات کریں گے۔ اور برطانیہ کو معاوضہ بھی ادا کریں گے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ غیر ملکی کمپنیاں ایرانی تیل سے آمدنی کا کتنا حصہ وصول کریں گے۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی نے منافع میں سے پچاس فی صد حصہ کا مطالبہ کیا ہے۔

ایک باخبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایرانی صنعت کو دوبارہ چلانے کے لئے غیر ملکی کمپنیوں کو بیس کروڑ ڈالر لگانے پڑیں گے۔ ماہرین کے جس مشن نے گذشتہ ہفتہ ایرانی تیل کی صنعت کا جائزہ لیا تھا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔ کہ ایرانی تیل کی برآمد و فروخت اس سال کے وسط تک شروع ہو سکے گی۔

اردو اور بنگالی دونوں ہی پاکستان کی قومی زبانیں ہونگی

کراچی ۱۹ اپریل [illegible]

کہ آج مرکزی لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے اردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی سرکاری زبانیں قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی نے یہ بھی طے کیا۔ کہ انگریزی کو آئندہ بیس سال تک بدستور حکومت کی سرکاری زبان کی حیثیت حاصل رہے۔ پارلیمنٹری پارٹی نے سندھی اور عربی کو پاکستان کی سرکاری زبانوں کی فہرست میں شامل کرنے کے مطالبہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ آج پارٹی کے دو اجلاس منعقد ہوئے اور دونوں سرکاری زبانوں کے بارے میں مذکورہ بالا فیصلہ انتہائی دوستانہ ماحول ہوا۔

نیو یارک ۱۹ اپریل: امریکہ میں جنوبی کوریا کے سفیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوبی کوریا بھی جنیوا کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

نہری پانی کے تنازعہ کا فیصلہ جلد ہو جائے گا!

نئی دہلی ۱۹ اپریل: مسٹر پنڈت نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ عالمی بنک کے زیر اہتمام نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق گفت و شنید اب آخری مرحلہ میں ہے۔ اور بہت جلد کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔ پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ ہندوستان نے عالمی بنک کی تجاویز کے سلسلہ میں بنک کو اپنے رد عمل سے آگاہ کر دیا ہے۔

مشرقی پاکستان میں مزید پانچ ریڈیو سٹیشن کھولے جائیں گے!

کراچی ۱۹ اپریل: معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے ملک میں اور ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی غرض سے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کے مطابق آئندہ دو سالوں میں مشرقی پاکستان میں پانچ اور سندھ میں دو مزید ریڈیو سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ مشرقی پاکستان میں جو ریڈیو سٹیشن کھولے جائیں گے وہ سلہٹ، باریسال اور چٹاگانگ کے علاوہ دو اور شہروں میں واقع ہوں گے۔ سندھ میں دو ریڈیو سٹیشن قائم کئے جائیں گے جن میں سے ایک حیدرآباد میں ہوگا۔ جس کی رسم افتتاح آئندہ یوم استقلال ۱۴ اگست ۱۹۵۵ء کو عمل میں لائی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے ملک کے دونوں حصوں میں نئے ریڈیو سٹیشن کھولے گی لیکن سردست ترجیح مشرقی پاکستان اور سندھ کو دی جا رہی ہے۔

شاہ اردن و صدر ترکیہ بھی پاکستان آئیں گے

کراچی ۱۹ اپریل: معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو عنقریب دو اور اسلامی ملک کے حکمرانوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہوگا۔ اردن کے شاہ حسین غالباً مئی ۱۹۵۵ء کے وسط میں یہاں آئیں گے۔

صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار اپنے موجودہ پروگرام کے مطابق جون کے وسط میں پاکستان پہنچیں گے کچھ عرصہ پیشتر شاہ اردن اور صدر ترکیہ کو پاکستان آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ جسے دونوں نے قبول کر لیا تھا۔ لیکن تاریخ اور پروگرام کی تفصیلات کے متعلق بات چیت ہو رہی تھی۔

جلال بایار یوگوسلافیہ جائیں گے

بلغراد ۱۹ اپریل: یوگوسلافیہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے بتایا ہے۔ کہ صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار اور وزیر اعظم ترکیہ آئندہ موسم خزاں میں یوگوسلافیہ آئیں گے۔ مارشل ٹیٹو نے یہ بیان استنبول میں یوگوسلافیہ کے ان صحافیوں کو دیا جو ان کے دورہ ترکیہ کے متعلق خبروں کی ترسیل میں مصروف ہیں۔

اردن کی کابینہ میں رد و بدل

عمان ۱۹ اپریل: سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اردن کی موجودہ کابینہ میں عنقریب کوئی تبدیلی ہوگی۔ آج تیسرے پہر کابینہ کا ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں وزیر تعلیم مسٹر احمد طوقان کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ مسٹر احمد یونسکو کے تعلیمی دفتر برائے مشرق وسطیٰ کے ہیڈ بن گئے ہیں خیال ہے۔ ان کی جگہ پر کرنے کے لئے موجودہ عہدوں میں رد و بدل کے علاوہ ایک اور وزیر بھی لیا جائے گا۔

کابینہ نے آج کے اجلاس میں عرب ممالک کے متعلق اقوام متحدہ کے بجٹ پر بھی غور و خوض کیا۔

جنوبی کوریا سے امریکی فضائیہ کی واپسی

نیو یارک ۱۹ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوبی کوریا سے امریکی فضائیہ کا انخلاء جو مئی سے شروع ہو کر ایک سال میں ختم ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کوریا میں اس وقت امریکی فضائیہ کا بہت معمولی حصہ امریکہ بھیجا جائے گا۔ باقی نوجیں اور ہوائی جہاز وغیرہ بحر الکاہل کے دوسرے اڈوں پر بھیج دیئے جائیں گے۔ تاکہ بوقت ضرورت انہیں دوبارہ کوریا بھیجا جا سکے۔

پنجاب میڈیکل سکول کا افتتاح

لاہور مورخہ ۱۹ اپریل: پنجاب کے وزیر صحت مخدوم زادہ محمد علمدار حسین صاحب گیلانی نے آج پنجاب میڈیکل سکول کا رسمی طور پر افتتاح کیا۔ اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ اس سکول کے جاری ہونے سے پنجاب کے دیہات میں صحت عامہ کی ترقی کا سنگ میل رکھا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ آج ہمارے گاؤں میں زیادہ سے زیادہ ڈاکٹروں اور شفاخانوں کی بے حد ضرورت ہے۔

پاکستان میں رفاہ عامہ کی سکیموں کیلئے دس لاکھ روپے کا عطیہ

لاہور ۱۹ اپریل: شاہ سعود نے رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے دس لاکھ کا عطیہ دیا ہے۔ چنانچہ آپ کا چیک گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کو موصول ہو گیا ہے اس کے علاوہ سعودی عرب کے وزیر خزانہ نے بھی پانچ لاکھ روپے دیئے ہیں جن میں تین لاکھ روپے ایک ممتاز عرب تاجر نے دیئے ہیں۔ ایک لاکھ روپیہ وزیر خزانہ اور ایک لاکھ ایک اور عرب تاجر نے دیا ہے۔ پندرہ لاکھ روپے مہاجرین کی ایک بستی قائم کرنے پر صرف کئے جائیں گے۔ جس کا نام سعود آباد ہوگا۔ اس بستی میں مسجد، اسکول اور ہسپتال بھی قائم کیا جائیگا۔

درخواست دعا: مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور دس بارہ روز سے لوارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔